ہفتہ وار رسالہ: 288
WEEKLY BOOKLET: 288

امیرِ اہلِ سُنّت سے زکوٰۃ کے بارے میں سوال جواب

(قسط: 1)

صفحات 17

01 زکوٰۃ کب فرض ہوتی ہے؟

06 استعمال والی جیولری پر زکوٰۃ کا حکم

05 کیا زکوٰۃ نقد رقم سے ہی ادا ہوتی ہے؟

11 بہن بھائی کا ایک دوسرے کو زکوٰۃ دینا کیسا؟

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنت، بانیٔ دعوتِ اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابو بلال
محمد الیاس عطّار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ کے ملفوظات کا تحریری گلدستہ

پیشکش:
المدینۃ العلمیہ (دعوتِ اسلامی)
Islamic Research Center

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

یہ رسالہ امیرِ اہلِ سنّت دامت بَرَکاتُہُمُ العالیہ سے کیے گئے سوالات اور ان کے جوابات پر مشتمل ہے۔

امیرِ اہلِ سنّت سے زکوٰۃ کے بارے میں سوال جواب (قسط:1)

دعائے جانشینِ عطار: یارَبَّ المصطفٰے! جو کوئی 17 صفحات کا رسالہ "امیرِاہلِ سنّت سے زکوٰۃ کے بارے میں سوال جواب" پڑھ یا سُن لے، اُسے صَدَقاتِ واجبہ و نافِلہ ادا کرنے کی توفیق عطا فرما اور اس کے مال و عمر میں برکت عطا فرما۔ اٰمین بِجاہِ خاتَمِ النَّبِیّٖن صلّی اللّٰہ علیہ واٰلہٖ وسلّم

دُرود شریف کی فضیلت

فرمانِ آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم: فرض حج کرو، بے شک اِس کا اجر بیس غَزوات میں شرکت کرنے سے زیادہ ہے اور مجھ پر ایک مرتبہ دُرودِ پاک پڑھنا اِس کے برابر ہے۔
(مسند فردوس، 1/339، حدیث:2484)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

سوال: زکوٰۃ نہ دینے کے کیا نقصانات ہیں؟

جواب: پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ عالی شان ہے: خشکی اور تری، دریا میں، زمین میں، سمندر میں جو مال ضائع ہوا ہے وہ زکوٰۃ نہ دینے کی وجہ سے تَلَف ہوا ہے۔ (مجمع الزوائد، 3/200، حدیث:4335) ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا: زکوٰۃ کا مال جس میں ملا ہو گا (یعنی مکس ہو گا) اُسے تباہ و برباد کر دے۔ (شعب الایمان، 3/243، حدیث:3522) (ملفوظات امیر اہل سنت، 7/73)

سوال: زکوٰۃ کب فرض ہوتی ہے؟

www.dawateislami.net

جواب: اگر کسی کے پاس ضروریاتِ زندگی مثلاً رہائش کے لیے مکان، سُواری کے لیے گاڑی، کاریگر کے لیے اوزار وغیرہ سے زائد ساڑھے باوَن تولے چاندی کی مالیت کا مالِ نامی آجائے (اور دیگر شرائط پائی جائیں) تو اِس پر زکوٰۃ فرض ہو جاتی ہے۔ نیز زکوٰۃ تین چیزوں پر فرض ہوتی ہے: پہلی چیز ثمنِ اصلی یعنی سونا، چاندی اور نقدی۔ اگر یہ ضروریاتِ زندگی سے زائد ہوں تو اِن پر زکوٰۃ فرض ہو گی۔ دوسری چیز تجارت کا مال اور تیسری چیز چَرائی کے جانور جن کو فِقْہ کی اصطلاح میں ''سائمہ'' کہا جاتا ہے۔ (بدائع الصنائع، 2/75، فتاویٰ ہندیہ، 1/174) اگرچہ اِن جانوروں سے ہر ایک کو واسطہ نہیں پڑتا، لیکن فقہ میں ان کا بھی پورا چیپٹر موجود ہے۔ تاجر حضرات یا وہ عورتیں جن کے پاس سونے چاندی کے زیورات موجود ہیں اور ان کی مالیت نِصاب کو پہنچتی ہے تو زکوٰۃ فرض ہو گی۔ اگر کسی کے پاس صرف سونا ہے تو ساڑھے سات تولہ سونے پر زکوٰۃ فرض ہو گی اور اگر کچھ سونا ہے اور کچھ چاندی ہے اور کچھ رقم بھی موجود ہے اگرچہ ایک روپیہ ہی سہی تو ان سب کو ملا کر مالیت لگائی جائے گی، اگر یہ مالیت ساڑھے باوَن تولے چاندی کی رقم کے برابر بن جاتی ہے اور اس پر سال بھر گزر چکا ہے تو زکوٰۃ فرض ہو جائے گی۔ زکوٰۃ کی مِقدار کل مال کا ڈھائی فیصد ہے یعنی سو روپے میں ڈھائی روپیہ زکوٰۃ بنے گی۔[1] (ملفوظات امیر اہل سنت، 6/209)

---

1 ... صدرُ الشریعہ، بدرُ الطریقہ حضرت علامہ مفتی امجد علی اعظمی رحمۃُ اللہِ علیہ زکوٰۃ واجب ہونے کی شرائط ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں: زکوٰۃ واجب ہونے کی 10 شرائط ہیں: (1) مسلمان ہونا (2) بلوغ (بالغ ہونا) (3) عقل (4) آزاد ہونا (5) مال بقدرِ نصاب اس کی مِلک میں ہونا، اگر نصاب سے کم ہے تو زکوٰۃ واجب نہ ہوئی (6) پورے طور پر اس کا مالک ہو یعنی اُس پر قابض بھی ہو (7) نصاب کا دَین سے فارغ ہونا (8) نصاب حاجتِ اصلیہ سے فارغ ہو (9) مالِ نامی ہونا یعنی بڑھنے والا خواہ حقیقۃً بڑھے یا حکماً (10) سال گُزرنا، سال سے مراد قمری سال ہے یعنی چاند کے مہینوں سے بارہ مہینے۔

(بہارِ شریعت، 1/875، حصہ 5 ماخوذاً)

www.dawateislami.net

سوال: سال پورا ہونے پر زکوٰۃ فرض ہوتی ہے، مگر سرمایہ دار طبقہ بلکہ مذہبی نظر آنے والے افراد کو بھی یہ معلوم نہیں ہوتا کہ زکوٰۃ فرض ہونے کے لیے سال کے پورا ہونے سے کیا مُراد ہے؟ بالخصوص سرمایہ دار طبقہ یہ سمجھتا ہے کہ رَمضانُ المبارک میں زکوٰۃ دینا ہوتی ہے، لہٰذا اس حوالے سے راہنمائی فرما دیجیے۔

جواب: مشہور یہی ہے اور لوگ بھی یہی سمجھتے ہیں کہ زکوٰۃ رَمَضانُ المبارک میں دینی چاہیے، حالانکہ ایسا نہیں ہے۔ یاد رکھیے! جب بھی کوئی صاحبِ نصاب ہو جائے اور زکوٰۃ کی شرائط پائی جائیں تو وہ تاریخ چاہے رَمَضانُ المبارک کی ہو یا مُحَرَّمُ الْحَرام شریف کی، خواہ کوئی سا بھی مہینا ہو سال پورا ہونے پر زکوٰۃ فرض ہو جائے گی، مثلاً کوئی شخص مُحَرَّمُ الْحَرام شریف کی دو تاریخ کو دوپہر کے بارہ بج کر بارہ منٹ پر صاحبِ نصاب ہوا تو اب جب آئندہ سال مُحَرَّمُ الْحَرام شریف کی دو تاریخ کو دوپہر کے بارہ بج کر بارہ منٹ ہوں گے تو اُس پر زکوٰۃ فرض ہو جائے گی، جبکہ دَورانِ سال نصاب بالکل ختم نہ ہوا ہو اگرچہ اس میں کمی بیشی واقع ہوئی ہو، لہٰذا اب اگر یہ شخص رَمَضانُ المبارک کا اِنتظار کرے گا کہ رَمَضانُ المبارک میں زیادہ ثواب ملتا ہے، اِس لیے رَمَضانُ المبارک میں زکوٰۃ دوں گا تو گناہ گار ہو گا۔ (فتاویٰ ہندیہ، 1/170 ماخوذاً) زکوٰۃ کا وقت پورا ہوتے ہی اگر کوئی رکاوٹ نہ ہو تو حقدار کو فوراً زکوٰۃ ادا کرنی ہو گی۔ جو لوگ ٹکڑوں ٹکڑوں میں زکوٰۃ ادا کرتے اور اپنے پاس بھیڑ لگا کر دس دس روپے بانٹتے ہیں، ہو سکتا ہے اِس طرح بانٹ کر وہ لطف اُٹھاتے ہوں، مگر اُن کا زکوٰۃ ادا کرنے کا یہ طریقہ درست ہونا ضروری نہیں ہے۔ اگر کوئی رَمَضانُ المبارک میں اس لیے زکوٰۃ دینا چاہتا ہے کہ ثواب بڑھ جاتا ہے تو وہ رَمَضانُ المبارک میں ایڈوانس میں زکوٰۃ

دے سکتا ہے۔ (فتاویٰ ہندیہ، 176/1) مثلاً جو شخص مُحَرَّمُ الحَرام شریف کی دو تاریخ کو دوپہر کے بارہ بج کر بارہ منٹ پر صاحبِ نصاب تھا وہ (سال پورا ہونے سے) تین مہینے پہلے رَمَضانُ المبارک میں ایڈوانس زکوٰۃ ادا کر دے۔[1] (ملفوظات امیر اہل سنت، 27/6)

سوال: لوگوں کی ایک بڑی تعداد ایسی ہے کہ جن کے بڑے بڑے کاروبار ہیں مگر انہیں اِس بات کا علم نہیں کہ وہ کب صاحبِ نصاب ہوئے؟ تو کیا وہ اپنا یہ ذہن بنا سکتے ہیں کہ وہ ہر سال یکم رَمَضانُ المبارک کو اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کریں گے؟

جواب: جی نہیں! اگر وہ رَمَضانُ المبارک سے پہلے مثلاً شَوَّالُ المکرَّم یا ذُو القعدۃِ الحَرام میں صاحبِ نصاب ہوتے رہے تو اب اگر یہ دس گیارہ ماہ بعد رَمَضانُ المبارک میں زکوٰۃ ادا کریں گے تو گناہ گار ہوتے رہیں گے۔ انہیں ظنِّ غالب کرنا چاہیے کہ اُن پر کس دن زکوٰۃ فرض ہوئی تھی اور پھر جہاں اُن کا خیال جم جائے کہ اُن پر اس دن زکوٰۃ فرض ہوئی تھی تو پھر وہ اسی دن کے حساب سے زکوٰۃ ادا کریں۔ یاد رکھیے! جس پر زکوٰۃ فرض ہے اس پر زکوٰۃ کے ضروری احکام جاننا بھی فرض ہے۔ آجکل دُنیوی تعلیم تو بہت سیکھی جاتی ہے، اسکول، کالج اور یونیورسٹی بلکہ امریکہ اور جرمنی کے تعلیمی اداروں تک کی ڈگریاں حاصل کی جاتی ہیں، مگر نہیں سیکھی جاتی تو نماز نہیں سیکھی جاتی، وُضو نہیں سیکھا جاتا اور وہ ضروری مسائل نہیں سیکھے جاتے کہ جن کا سیکھنا فرض ہوتا ہے اور نہ سیکھنے کے سبب بندہ گناہ گار ہوتا ہے۔
(ملفوظات امیر اہل سنت، 28/6)

---

1 ...زکوٰۃ سال پورا ہونے سے پہلے بھی ادا کی جاسکتی ہے، سال پورا ہونے پر اس مال کی زکوٰۃ دوبارہ فرض نہ ہوگی۔ ہاں مال میں اگر کمی زیادتی ہوگئی ہو تو اس کا حساب لگالیں جتنی زیادہ بنے وہ سال پورا ہونے پر فوراً ادا کر دیں اور اگر مال کم ہوگیا تو جتنی زیادہ ادا کردی گئی وہ دوسرے سال کی زکوٰۃ میں بھی شمار کر سکتے ہیں۔ (فتاویٰ اہلِ سنّت، احکام زکوٰۃ، ص150-151)

www.dawateislami.net

سوال: کیا زکوٰۃ کے لئے نقد رقم ہی دینا ضروری ہے؟

جواب: زکوٰۃ کے لیے نقد رقم ہی دینا ضروری نہیں ہے بلکہ کوئی بھی چیز مارکیٹ وَیلیو کے حساب سے زکوٰۃ میں دی جاسکتی ہے۔ مثلاً مجھ پر زکوٰۃ فرض ہوگئی، جس کی رقم دس ہزار (10,000) روپے ہے اور میرے پاس سوٹ پیس رکھا ہوا ہے جو مارکیٹ ریٹ کے حساب سے ڈھائی ہزار (2500) روپے کا ہے، اگر میں وہ سوٹ پیس بطورِ زکوٰۃ کسی شرعی فقیر کو دے دوں تو میری کل زکوٰۃ کے ڈھائی ہزار (2500) روپے ادا ہو جائیں گے۔ اِسی طرح اگر صوفہ سیٹ ہو اور برتن بھی رکھے ہوئے ہوں تو ان کے ذریعے بھی زکوٰۃ ادا کی جاسکتی ہے۔ نیز اگر اناج رکھا ہوا ہے یا اِفطار کے لیے شربت کی خوبصورت بوتلیں رکھی ہوئی ہیں تو مارکیٹ ویلیو کے حساب سے ان کے ذریعے بھی زکوٰۃ ادا ہو جائے گی اور کوئی شرعی فقیر یہ چیزیں زکوٰۃ میں لینے سے منع بھی نہیں کرے گا بلکہ خوشی خوشی چوم کر لے گا۔

یاد رکھیے! زکوٰۃ ہر حال میں دینی ہے، لہٰذا یہ خیال ذہن سے نکال دیجیے کہ زکوٰۃ میں صرف رقم ہی دینی ہوتی ہے، حالانکہ آپ چاہیں تو زکوٰۃ میں قلم اور پیڈ بھی دیا جاسکتا ہے، دکان کا مال بھی دیا جاسکتا ہے۔ البتہ جو بھی چیز زکوٰۃ میں دیں اس کی مالیت مارکیٹ ریٹ کے حساب سے لگائیں نیز وہ چیز مالِ مُتَقَوِّم ہو۔[1] (ملفوظاتِ امیر اہلِ سنت، 6/224)

سوال: 1000 روپے پر کتنی زکوٰۃ بنے گی؟

جواب: 25 روپے زکوٰۃ بنے گی۔ اگر آج کے دور میں کسی کے پاس 1000 روپے حاجتِ اصلیہ سے زائد موجود ہوں تو اُس پر زکوٰۃ نہیں بنتی، زکوٰۃ فرض ہونے کے لئے اور رقم (یعنی نِصاب کی مِقدار) چاہیے۔ (ملفوظاتِ امیر اہلِ سنت، 4/115)

---

1 ... مالِ مُتَقَوِّم: وہ مال جو جمع کیا جاسکتا ہو اور شرعاً اُس سے نفع اُٹھانا مُباح ہو۔ (ردالمحتار، 7/8)

www.dawateislami.net

سوال: رقم دیتے وقت زکوٰۃ کی نیت نہیں کی تھی بعد میں یاد آیا تو اب کیا کرے؟

جواب: زکوٰۃ کی ادائیگی کے لیے نیت کرنا فرض ہے، لیکن اگر کسی نے نیت کیے بغیر زکوٰۃ کی رقم دے دی تو شریعت نے اس میں یہ گنجائش رکھی ہے کہ جب تک وہ رقم زکوٰۃ لینے والا خرچ نہیں کر دیتا تب تک یہ زکوٰۃ دینے والا زکوٰۃ کی نیت کر سکتا ہے، اس کی زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔ اگر وہ رقم زکوٰۃ لینے والا استعمال کر چکا ہے تو اب نیت نہیں کی جا سکتی۔ (در مختار مع رد المحتار، 3/222) جیسے کسی نے مستحقِ زکوٰۃ کو 100 روپے دیئے مگر زکوٰۃ کی نیت نہیں کی تو جب تک یہ 100 روپے اس کے پاس بِعَینِہٖ موجود ہیں اور اس نے کوئی چیز اُس رقم سے نہیں خریدی تو اب زکوٰۃ کی نیت ہو سکتی ہے اور اگر رقم خرچ کر دی تو نیت نہیں ہو سکتی۔

(ملفوظات امیر اہل سنت، 4/69)

سوال: کیا ایڈوانس زکوٰۃ دے سکتے ہیں؟

جواب: جی ہاں۔ (امیرِ اہلِ سنت دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ کے قریب بیٹھے ہوئے مفتی صاحب نے فرمایا:)

جس پر زکوٰۃ فرض ہو چکی ہے وہ ایڈوانس زکوٰۃ دے سکتا ہے۔ اس میں یہ ضروری ہو گا کہ جس وقت زکوٰۃ کا سال پورا ہو رہا ہو، اس وقت تک اگر ادا کردہ زکوٰۃ سے زیادہ زکوٰۃ بن رہی ہو یعنی ایڈوانس میں زکوٰۃ ادا کرنے کے بعد مال میں کچھ اضافہ ہو گیا ہو، اس کا حساب کر کے بقیہ مال کی زکوٰۃ بھی ادا کر دے۔ (فتاویٰ ہندیہ، 1/176، بہار شریعت، 1/891، حصہ 5)

(ملفوظاتِ امیر اہل سنت، 5/126)

سوال: کیا استعمال والی جیولری پر بھی زکوٰۃ لازم ہے؟

جواب: سونا چاندی چاہے استعمال میں ہوں یا نہ ہوں، شرائط پائی جانے کی صورت میں ان پر زکوٰۃ فرض ہو جاتی ہے۔ (بہار شریعت، 1/882، حصہ:5) جو عورتیں سونے کے زیورات پہنتی

www.dawateislami.net

ہیں ان پر بھی زکوٰۃ دینی ہوگی جبکہ شرائط پائی جائیں۔

(فتاویٰ رضویہ، 10/129۔ فتاویٰ اہلِ سنّت، احکام زکوٰۃ، ص 333)(ملفوظات امیر اہل سنت، 7/15)

سوال: جس پر حج فرض ہو گیا ہو وہ زکوٰۃ دے یا حج کرے؟

جواب: اگر زکوٰۃ کی حد تک اس کے پاس مال ہے اور زکوٰۃ کی تاریخ آ گئی تو زکوٰۃ فرض ہو گئی۔ ظاہر ہے اب اُسے اپنے مال کا چالیسواں حصّہ زکوٰۃ میں دینا ہو گا اور حج فرض ہو تو حج بھی کرنا ہو گا۔(ملفوظات امیر اہل سنت، 3/62)

سوال: ہمارے پاس پانچ تولہ سونا اور دس تولہ چاندی ہے، کیا ہمیں زکوٰۃ دینا ہو گی؟

جواب: پانچ تولہ سونا اور دس تولے چاندی کی رقم کو ملائیں گے تو یہ ساڑھے باوَن تولہ چاندی کی رقم سے بہت زیادہ رقم بنے گی، لہٰذا اس کے ساتھ ساتھ اگر دیگر شرائط یعنی سال کا گزرنا وغیرہ پایا گیا تو زکوٰۃ فرض ہو جائے گی۔

(بحر الرائق، 2/397، فتاویٰ اہل سنت، احکام زکوۃ، ص 213 ملخصا)(ملفوظات امیر اہل سنت، 5/214)

سوال: ایک بیوہ عورت کو کسی نے گھر خریدنے کے لیے چار لاکھ روپے دیئے، اگر اُس رقم پر ایک سال گُزر جائے تو کیا اُس کی زکوٰۃ دینا ہو گی؟

جواب: چار لاکھ روپے بیوہ عورت کی مِلک میں آ چکے ہیں، لہٰذا اگر یہ رقم حاجت سے زائد ہے تو اس پر زکوٰۃ فرض ہو جائے گی۔ بعض لوگوں پر زکوٰۃ نکالنا فرض ہوتا ہے اور وہ یہ سوچ کر زکوٰۃ نہیں نکالتے کہ گھر میں جوان بیٹی بیٹھی ہوئی ہے، لہٰذا جب اس کے فرض یعنی شادی وغیرہ سے فارغ ہو جاؤں پھر زکوٰۃ دوں گا۔ حالانکہ جب زکوٰۃ فرض ہو گئی تو بھلے جوان بیٹی گھر میں بیٹھی رہے زکوٰۃ دینی ہو گی۔ اِسی طرح اگر کسی نے غوثِ پاک کی نیاز کے لیے پیسے جمع کیے اور زکوٰۃ نکالنے کا وقت آ گیا تو ان کی بھی زکوٰۃ دینی ہو گی (جبکہ وہ صاحبِ

www.dawateislami.net

نِصاب ہو اور دیگر شرائطِ زکوٰۃ پائی جائیں۔)(ملفوظات امیر اہل سنت،6/213)

سوال: کئی مالدار لوگوں پر لاکھوں کروڑوں روپے کی زکوٰۃ فرض ہوتی ہے مگر ان کا کہنا یہ ہوتا ہے کہ ہاتھ میں پیسے نہیں ہیں تو ہم زکوٰۃ کیسے دیں؟ ان کے بارے میں کچھ اِرشاد فرمادیجیے۔

جواب: زکوٰۃ ادا کرنے کے لیے کرنسی ہونا ضروری نہیں۔ کپڑا، لباس، قلم، کاپیاں، صوفہ، پلنگ اور گھر کے پردے یعنی ہر وہ چیز جسے مالِ مُتَقَوِّم کہا جاتا ہے، جس کے ذریعے پیسے آتے ہیں اور اس چیز میں کوئی شرعی خرابی بھی نہ ہو یعنی وہ مالِ جائز ہو تو ایسے مال کو بھی زکوٰۃ میں دیا جاسکتا ہے[1] بلکہ دینا پڑے گا جیسا کہ اناج اسے بھی زکوٰۃ میں دے سکتے ہیں۔

(اس موقع پر نگرانِ شُوریٰ نے فرمایا:) ان لوگوں کے پاس وہ سونا یا چاندی موجود ہوتی ہے جس پر زکوٰۃ فرض ہوئی، دکان یا گودام میں مالِ تجارت رکھا ہوا ہے یا گھر میں وہ سامان موجود ہے جس پر زکوٰۃ فرض ہوئی تھی۔ کروڑوں روپے کے پلاٹ تجارت کے طور پر لے کر رکھے ہوتے ہیں لیکن ان کے دماغ میں یہی بات بیٹھی ہوئی ہے کہ پیسہ پھنسا ہوا ہے، کہاں سے زکوٰۃ دیں؟ ان کا یہ ذہن کیوں نہیں بن رہا کہ اپنے اُس سونے چاندی یا مال سے ہی اتنا حصہ زکوٰۃ ادا کر دیں۔

(امیرِ اہلِ سنت دامت بَرَکَاتُہُمُ العالیہ نے فرمایا:) لوگوں کو سوچنا چاہیے کہ وہ اپنا کھانا پینا تو نہیں چھوڑتے، ریفریشمنٹ کرنی ہو تو وہ بھی کرتے ہیں، اپنی تن آسانی کے تمام کام کرتے ہوں گے لیکن جہاں راہِ خدا میں دینے کی بات آئے تو پیسے نہیں ہیں! بہر حال زکوٰۃ دینے

---

1 ... جس چیز سے زکوٰۃ ادا کی جائے اس کا مالِ مُتَقَوِّم ہونا ضروری ہے چاہے وہ اسی مال کی جنس سے ہو جس میں زکوٰۃ واجب ہوئی یا اس کے علاوہ ہو۔ (بدائع الصنائع،2/146 ملتقطا)

www.dawateislami.net

کے لیے کرنسی شرط نہیں ہے، اپنے پاس موجود مال میں سے بھی زکوٰۃ دے سکتے ہیں۔ اگر سونا ہے تو اسی میں سے زکوٰۃ ادا کر دیں، کہیں ایسا نہ ہو کہ قیامت کے دن اسی کو آگ میں تپا کر داغ دیا جائے۔[1] (ملفوظاتِ امیر اہل سنت، 7/72)

سوال: ہمارے یہاں لوگ رجبُ المرجب، شعبانُ المعظم اور بالخصوص رَمَضانُ المبارک میں زکوٰۃ ادا کرتے ہیں تو ان مہینوں میں بعض لوگ زکوٰۃ کے پیسے نکال کر اپنے آفس یا دُکان میں رکھ لیتے ہیں اور جب کوئی مانگنے آتا ہے تو زکوٰۃ کے مال میں سے کچھ رقم نکال کر انہیں دے دیتے ہیں تو کیا اس طرح زکوٰۃ ادا ہو جائے گی؟

جواب: اگر وہ فقیر نظر آرہا ہے اور اُسے زکوٰۃ دے دی تو زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔ (اس موقع پر مدنی مذاکرے میں شریک مفتی صاحب نے فرمایا:) مانگنے والا اگر فُقَرا کے ساتھ آیا کہ جس سے اُس کے فقیر ہونے کا پتا چل رہا ہے تو اِس صورت میں زکوٰۃ ادا ہو جائے گی اور اگر مانگنے والے میں فقیر ہونے کی نشانیاں نظر نہیں آرہیں تو اب زکوٰۃ دینے والے کو سوچنا پڑے گا۔[2] آج کل لوگ یا تو زکوٰۃ سے جان چھڑا رہے ہوتے ہیں یا زکوٰۃ

---

1 ... جیسا کہ قرآنِ مجید میں ہے: ﴿وَ الَّذِیْنَ یَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَ الْفِضَّةَ وَ لَا یُنْفِقُوْنَهَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِۙ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِیْمٍۙ(۳۴) یَّوْمَ یُحْمٰى عَلَیْهَا فِیْ نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوٰى بِهَا جِبَاهُهُمْ وَ جُنُوْبُهُمْ وَ ظُهُوْرُهُمْؕ هٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ فَذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُوْنَ(۳۵)﴾ (پ10، التوبہ:34-35) ترجمۂ کنز الایمان: اور وہ کہ جوڑ کر رکھتے ہیں سونا اور چاندی اور اسے اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے انہیں خوش خبری سناؤ دردناک عذاب کی۔ جس دن وہ تپایا جائے گا جہنم کی آگ میں پھر اس سے داغیں گے ان کی پیشانیاں اور کروٹیں اور پیٹھیں یہ ہے وہ جو تم نے اپنے لیے جوڑ کر رکھا تھا اب چکھو مزا اس جوڑنے کا۔

2 ... صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃُ اللهِ علیہ فرماتے ہیں: جس نے تحرّی کی یعنی سوچا اور دِل میں یہ بات جمی کہ اس کو زکوٰۃ دے سکتے ہیں اور زکوٰۃ دے دی بعد میں ظاہر ہوا کہ وہ مَصرفِ زکوٰۃ ہے یا کچھ حال نہ کُھلا تو ادا ہو گئی۔ اگر بے سوچے سمجھے دے دی یعنی یہ خیال بھی نہ آیا کہ اُسے دے سکتے ہیں یا نہیں اور بعد میں معلوم ہوا کہ اُسے نہیں دے سکتے تھے تو ادا نہ ہوئی، ورنہ ہو گئی اور اگر دیتے وقت شک تھا اور تحرّی نہ کی یا کی مگر کسی طرف

www.dawateislami.net

ادا کرتے ہوئے توجہ نہیں رکھ رہے ہوتے اور بارہا ایسا ہوتا ہے کہ جو مانگنے آرہے ہوتے ہیں ان میں سے بہت سے افراد قطعاً زکوٰۃ کے مستحق ہی نہیں ہوتے بلکہ ان میں سے بعض تو مسلمان تک نہیں ہوتے، لیکن لوگ زکوٰۃ کا مال اُٹھا اُٹھا کر انہیں دے رہے ہوتے ہیں۔ اسی طرح بعض مخصوص گھروں میں ہر طرح کے لوگ آرہے ہوتے ہیں اور وہ لائینیں بنوا بنوا کر ان میں زکوٰۃ بانٹ رہے ہوتے ہیں اور اس بات کا بالکل خیال نہیں رکھتے کہ لینے والا مسلمان بھی ہے یا نہیں؟ بس ان کی یہ عادت بنی ہوتی ہے کہ ہر سال یہاں بھیڑ لگے گی اور جو لینے آئے گا ہمیں اس کو پیسے دینے ہیں۔ زکوٰۃ کی ادائیگی کا یہ طریقۂ کار بالکل غلط ہے اور زکوٰۃ کے مقاصد کو ختم کرنے والا ہے، لہٰذا جو مستحق ہو اُس تک زکوٰۃ پہنچانی چاہیے۔
(ملفوظات امیر اہل سنت، 264/2)

سوال: زکوٰۃ کس کو دی جا سکتی ہے؟ میں نے سنا ہے، اگر کسی کے پاس صرف ایک تولہ سونا ہو تو اس کو زکوٰۃ نہیں دے سکتے، حالانکہ میں نے ایسی بیوہ خواتین کو دیکھا ہے جن کی بیٹیاں بھی ہوتی ہیں اور پندرہ بیس ہزار مہینے کا آتا ہے اسی پر بمشکل گزارہ کر رہی ہوتی ہیں۔

جواب: زکوٰۃ اُسے دی جاتی ہے جو شرعی طور پر فقیر ہو اور ہاشمی نہ ہو۔(در مختار، 203/3، 206 ماخوذا) چودہ یا پندرہ ہزار ماہانہ آتا ہے اور ایک تولہ سونا موجود ہے ان چیزوں کا دیکھنا ضروری نہیں ہے۔ ہو سکتا ہے ان کے پاس ایک تولہ سونا تو ہو مگر یہ اس سے زیادہ کی مقروض ہو تب بھی وہ شرعی فقیر کے تحت آئے گی۔(ملفوظات امیر اہل سنت، 434/2)

سوال: جو شخص تقریباً 10 ہزار روپے ماہانہ کماتا ہو اور اس کے پاس ساڑھے 52 تولہ چاندی کے برابر مال بھی نہ ہو تو کیا اس کو زکوٰۃ دے سکتے ہیں؟

دِل نہ جمایا تحرّی کی اور غالب گمان یہ ہوا کہ یہ زکوٰۃ کا مَصرف نہیں اور دے دیا تو ان سب صورتوں میں ادا نہ ہوئی مگر جبکہ دینے کے بعد یہ ظاہر ہوا کہ واقعی وہ مصرفِ زکوٰۃ تھا تو ہو گئی۔(بہارِ شریعت، 932/1، حصہ:5 ملتقطا)

www.dawateislami.net

جواب: زکوٰۃ میں یہ نہیں دیکھا جاتا کہ انسان کم کماتا ہے یا زیادہ نیز دس بیس ہزار آمدنی ہونا بھی زکوٰۃ کی شرائط میں شامل نہیں ہے، کیونکہ بعض اوقات آدمی 50 ہزار کماتا ہے لیکن خاندان بڑا ہونے اور اخراجات زیادہ ہونے کی وجہ سے اُس کے لیے 50 ہزار بھی ناکافی ہوتے ہیں۔ بہرحال اگر وہ شرائط پر پورا اُترتا ہے تو زکوٰۃ لے سکتا ہے ورنہ نہیں لے سکتا۔(1)

(ملفوظات امیر اہل سنت، 6/245)

سوال: میری بہن کے پانچ چھوٹے بچے ہیں اور ان کے شوہر بے روزگار ہیں تو کیا میں ان کو اپنی زکوٰۃ اور فطرے کی رقم دے سکتی ہوں؟

جواب: بہن بھائی آپس میں ایک دوسرے کو زکوٰۃ دے سکتے ہیں جبکہ زکوٰۃ کا حقدار ہونا پایا جائے۔ (فتاویٰ رضویہ، 10/110 ماخوذاً)(ملفوظات امیر اہل سنت، 2/394)

سوال: کیا عَلَوی کو زکوٰۃ دے سکتے ہیں؟

جواب: عَلَوی کو زکوٰۃ نہیں دے سکتے کیونکہ وہ ہاشمی ہے۔(2) (ملفوظاتِ امیر اہل سنت، 4/235)

سوال: کیا عَلَوی بھی سید ہوتے ہیں؟ نیز عَلَوی اور سید میں کیا فرق ہے؟

---

1 ...زکوٰۃ لینے کا حقدار شرعی فقیر ہے، شریعتِ مُطَہَّرہ نے شرعی فقیر ہونے کا ایک خاص معیار بیان فرمایا ہے۔ چنانچہ مستحقِ زکوٰۃ ہونے کی بنیادی شرط یہ ہے کہ بالغ شخص حاجتِ اصلیہ سے زائد کم از کم مقدارِ نصاب کا مالک نہ ہو، نصاب کی مقدار ساڑھے باوَن تولہ چاندی کی رقم ہے۔ لہٰذا اگر کسی کے پاس حاجتِ اصلیہ سے زائد کپڑے ہوں یا زائد اشیاء ہوں مثلاً ٹی وی ہو اور ان کی مشترکہ قیمت ساڑھے باون تولہ چاندی کی رقم کے برابر پہنچ جائے تو ایسا شخص زکوٰۃ کا مستحق نہیں۔(فتاویٰ اہلسنت، کتاب الزکوٰۃ، ص447)

2 ...بنو ہاشم اور بنو عبد المطلب سے مُراد پانچ خاندان ہیں، آلِ علی، آلِ عباس، آلِ جعفر، آلِ عقیل، آلِ حارث بن عبد المطلب۔ ان کے علاوہ جنھوں نے نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی اِعانت نہ کی مثلاً ابو لَہَب کہ اگرچہ یہ کافر بھی حضرت عبد المطلب کا بیٹا تھا مگر اس کی اولادیں بنی ہاشم میں شمار نہ ہوں گی۔(فتاویٰ ہندیہ، 1/189)

www.dawateislami.net

جواب: حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہُ عنہ کی بی بی فاطمہ رضی اللہُ عنہا سے جو اولاد ہے یعنی حضرت امام حسن اور امام حسین رضی اللہُ عنہما سے جو نسل چلی ہے، وہ سید کہلاتے ہیں۔(اجمال ترجمہ اکمال حاشیہ علیٰ مرأۃ المناجیح،8/102)جب تک بی بی فاطمہ رضی اللہُ عنہا حیات رہیں تب تک حضرت علی رضی اللہُ عنہ کو حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی طرف سے دوسرے نکاح کی اِجازت نہیں تھی۔(مرأۃ المناجیح، 8/456)جب بی بی فاطمہ رضی اللہُ عنہا کا وِصال ہوا تو حضرت علی رضی اللہُ عنہ نے دوسرا نکاح کیا۔ ان سے جو نسل چلی وہ عَلَوی کہلاتے ہیں، یہ صرف ہاشمی ہیں، سید نہیں۔ سید اور علوی دونوں ہاشمی ہیں اور یہ دونوں زکوٰۃ نہیں لے سکتے۔

(بہار شریعت، 1/931، حصہ:5)(ملفوظات امیر اہل سنت، 7/207)

سوال: کیا سید اپنی غریب بہن کو زکوٰۃ دے سکتا ہے؟

جواب: زکوٰۃ دینے والا چاہے سید ہو یا غیرِ سید دونوں سید کو زکوٰۃ نہیں دے سکتے اور نہ ہی سید زکوٰۃ لے سکتا ہے۔(بہارِ شریعت، 1/931،، حصہ:5)اگر سید خود صاحبِ نصاب ہوں تو زکوٰۃ کی باقی شرائط بھی پائی جانے کی صورت میں سید صاحب کو زکوٰۃ نکالنی ہوگی۔

(ملفوظات امیر اہل سنت، 1/408)

سوال: زکوٰۃ دیتے وقت معلوم نہیں تھا کہ یہ سید زادے ہیں اور انہیں زکوٰۃ دے دی، بعد میں یہ بات معلوم ہوئی تو کیا کریں؟

جواب: زکوٰۃ دیتے وقت پتا نہیں تھا کہ یہ سید صاحب ہیں اور اِنہیں مستحقِ زکوٰۃ سمجھ کر زکوٰۃ دے دی تو یہ زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔(ردالمحتار، 3/353) آج کل لوگ غور و فکر کرنے کی زَحمت بھی گوارا نہیں کرتے کہ پہلے اچھی طرح دیکھ لیں، آیا سامنے والا زکوٰۃ کا مستحق ہے بھی یا نہیں، بس جو معذور یا نابینا یا ایسا ویسا کوئی نظر آیا اس کو زکوٰۃ کی رقم دے دیتے ہیں

www.dawateislami.net

بلکہ بعض تو سامنے والے سے پوچھ رہے ہوتے ہیں کیا زکوٰۃ لوگے؟ چاہے وہ کھاتا پیتا ہی کیوں نہ ہو۔

بہر حال جب زکوٰۃ دے رہے ہوں تو معلومات کرلینی چاہیے، لیکن جس کو زکوٰۃ دے رہے ہیں اگر وہ حق دار ہو تو اس سے نہیں پوچھنا چاہیے کہ زکوٰۃ لوگے؟ نہ اس کو بتانا چاہیے کہ یہ زکوٰۃ ہے کہ اس سے عِزّتِ نفس کا مسئلہ ہوتا ہے۔(ملفوظات امیر اہل سنت، 6/208)

سوال: کچھ لوگ غریب ہونے کے باوجود زکوٰۃ، صدقات یا گوشت وغیرہ لینے سے انکار کر دیتے ہیں، انہیں یہ چیزیں کس طرح دی جائیں؟

جواب: سفید پوش آدمی زکوٰۃ لینے سے کَتراتا ہے، لہٰذا اُسے زکوٰۃ کہہ کر نہیں دینی چاہیے، یہ بھی نہ کہیں کہ یہ زکوٰۃ نہیں ہے بلکہ گفٹ کہہ کر دے دیں یا منہ سے کچھ بھی نہ بولیں۔ اگر کوئی حق دار ہے تو اُسے صدقہ یا زکوٰۃ کہہ کر دینا ضروری بھی نہیں۔(فتاویٰ ہندیہ، 1/171) دل میں زکوٰۃ کی نیت ہونا کافی ہے بلکہ اگر کسی کو زکوٰۃ دیتے وقت نیت نہیں تھی تو جب تک وہ چیز زکوٰۃ لینے والے کے پاس ہے، مثلاً رقم تھی اور اس نے ابھی تک خرچ نہیں کی یا کھانے کی چیز تھی اور اس نے اب تک نہیں کھائی تو اب بھی زکوٰۃ کی نیت کرسکتے ہیں۔

(درمختار، 3/222)(ملفوظات امیر اہل سنت، 2/134)

سوال: کیا ایسا تنگ دست آدمی جس کے گھر میں ضرورت سے زائد چیزیں بھی موجود ہوں، وہ زکوٰۃ لے سکتا ہے؟

جواب: زکوٰۃ لینے والوں کو خوب سوچ سمجھ کر زکوٰۃ لینی چاہیے، کیونکہ ایسا بھی ہوتا ہے کہ ان کے پاس ضروریاتِ زندگی سے زائد چیزیں بھی ہوتی ہیں۔ مثلاً ضرورت سے زائد

www.dawateislami.net

برتن، ضرورت سے زائد فرنیچر اور اِضافی ملبوسات کے کئی کئی جوڑے ہوتے ہیں۔ ہاں اگر وہ ضرورت کے ہیں پھر تو ٹھیک ہے، جیسے سردی اور گرمی کے علیحدہ جوڑے، یہ ضروریات میں شامل ہیں(ردالمحتار، 3/347) مگر بہت سی چیزیں زائد بھی ہوتی ہیں۔ کئی لوگوں کے گھروں میں لاکھوں روپے کے شوپیس(Showpiece)رکھے ہوتے ہیں تو یہ سب دیکھ لیں کہ اگر کسی کے پاس ضرورت سے زیادہ اتنی چیزیں موجود ہیں جن کی رقم نصاب جتنی ہو تو ایسا شخص زکوٰۃ نہیں لے سکتا۔(ردالمحتار، 3/346) اس کے باوجود لوگ سوچے سمجھے بغیر دَبا دَب زکوٰۃ لے رہے ہیں۔

(اِس موقع پر نگرانِ شُوریٰ نے فرمایا:) ہمارے یہاں ایک معمول بن چکا ہے کہ ہر تنگ دست کو غریب قرار دے دیا جاتا ہے، یعنی بنیادی طور پر وہ شخص غریب نہیں ہوتا، گھر میں ضرورت کی ہر چیز موجود ہوتی ہے مگر صرف پیسہ ہاتھ میں نہیں، کچھ کاروبار تنگ ہے تو خرچہ نہ ہونے کے باعث وہ زکوٰۃ لینے کی طرف بڑھ جاتا ہے۔ دیکھا گیا ہے کہ کچھ برادریاں جب اپنی کمیونٹی (Community) کے مستحق اَفراد میں زکوٰۃ بانٹتی ہیں تو جانچ پڑتال کا معیاری نظام نہ ہونے کی وجہ سے ایسے لوگوں میں بھی زکوٰۃ بانٹ دی جاتی ہے جو زکوٰۃ کے مستحق نہیں ہوتے۔(ملفوظاتِ امیر اہل سنت، 7/71)

سوال: کوئی زکوٰۃ دے اور یہ کہے کہ یہ صرف علاج کے لیے ہے تو کیا زکوٰۃ ادا ہو جائے گی؟

جواب: اگر اس مال کا اسے مالک کر دیا تو زکوٰۃ ادا ہو جائے گی، یہ شرط لگانا کہ علاج کے لیے ہے، یہ شرطِ فاسد ہے۔ اُس کی مرضی ہے کہ وہ اُس رقم سے علاج کروائے یا نہ کروائے، زکوٰۃ میں کوئی فرق نہیں پڑتا۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: زکوٰۃ

www.dawateislami.net

صدقہ ہے اور صدقہ شرطِ فاسد سے فاسد نہیں ہوتا جیسے علاج کا کہے کہ یہ رقم علاج کے لیے ہے بلکہ وہ شرط ہی فاسد ہو جاتی ہے، مثلاً زکوٰۃ دی اور یہ شرط کرلی کہ یہاں رہے گا تو دوں گا ورنہ نہ دونگا، اس شرط پر دیتا ہوں کہ تو یہ روپیہ فلاں کام میں صرف کرے اس کی مسجد بنادے یا کفنِ اَموات میں اُٹھادے تو قطعاً زکوٰۃ ادا ہو جائیگی اور یہ شرطیں سب باطل و مُہمل ٹھہریں گی۔ (فتاویٰ رضویہ، 10/67) اسی طرح کوئی زکوٰۃ دے کر کہے کہ اس زکوٰۃ سے فلاں کام کرنا ہے اور اس نے زکوٰۃ قبول کرلی، یہ شرط فاسد ہو جائے گی تو اب اس کی مرضی ہے کہ وہ کام کرے یا نہ کرے۔ ایسا ہی ہِبہ میں ہوتا ہے جیسے کوئی کپڑا دے اور کہے کہ خود پہننا ہے، یہ شرطِ فاسد ہے، لہٰذا اُس کی مرضی ہے کہ وہ پہنے یا نہ پہنے۔

(ملفوظات امیر اہل سنت، 7/55)

سوال: بعض برادریوں میں زکوٰۃ فنڈ کا سسٹم رائج ہوتا ہے، جس کے باعث برادری کے لوگوں کو زور دیا جاتا ہے کہ وہ اپنی زکوٰۃ کی رقم اسی فنڈ میں جمع کروائیں، لہٰذا انہیں مجبوراً برادری کے فنڈ میں اپنی زکوٰۃ جمع کروانا پڑتی ہے۔ اس رقم کا استعمال کچھ اس طرح ہوتا ہے کہ برادری میں کسی بھی شخص کا انتقال ہو جائے اگرچہ وہ امیر کبیر ہی کیوں نہ ہو، اس کے جنازے وغیرہ کے انتظامات میں جو بھی رقم لگے گی وہ اِسی زکوٰۃ فنڈ سے دی جاتی ہے، حالانکہ وہ اس کا مستحق نہیں ہوتا۔ اس حوالے سے سوال یہ ہے کہ بیان کردہ صورت میں اس فنڈ کے لیے زکوٰۃ جمع کروانا اور پھر زکوٰۃ کی رقم کا اس طرح استعمال کرنا درست ہے یا نہیں؟

جواب: کوئی بھی ادارہ ہو اُس کے لیے مشورہ ہے کہ وہ عُلَمائے کِرام سے راہ نمائی حاصل کرکے ہی کام کرے۔ یہ حقیقت ہے کہ برادری سسٹم، سماجی اداروں اور ہسپتالوں میں جو

www.dawateislami.net

زکوٰۃ لی جاتی ہے اس کا Misuse (یعنی غَلَط اِستعمال) ہورہا ہوتا ہے۔ ہم نے ایک بار برادریوں کے ذِمَّہ داران کو جمع کرکے ان کا اجلاس رکھا تھا۔ میں نے اجلاس میں ان کے سامنے زکوٰۃ کے حوالے سے یہ بیان کیا کہ برادری کے فنڈ وغیرہ میں جمع ہونے والی زکوٰۃ کی رقم کو سب پر بِلا اِمتیاز استعمال کرنا درست نہیں ہے، لیکن اس کا کوئی خیال نہیں رکھا جاتا۔ اِسی طرح اگر کوئی بیمار آتا ہے تو اس کو اسی رقم سے انجکشن وغیرہ لگوادیا جاتا ہے یا ڈاکٹر کی فیس ادا کر دی جاتی ہے، لیکن یہ انجکشن یا وہ رقم اس کے قبضے میں نہیں دی جاتی اور اس طرح وہ زکوٰۃ کی رقم ضائع ہو جاتی ہے، کیونکہ زکوٰۃ کی ادائیگی کے لیے ضروری ہے کہ اس رقم کا کسی مُستحقِ زکوٰۃ کو مالک بنایا جائے ورنہ زکوٰۃ ادا ہی نہیں ہوگی۔ (فتاویٰ رضویہ، 10/255) ہاں! اگر ایسا سلسلہ ہو کہ انجکشن اُس فقیرِ شرعی مریض کو دے کر اُس کو مالک بنادیا جائے پھر وہ خود کہے کہ یہ انجکشن مجھے لگادو تو یہ جائز ہوگا اور اس طرح زکوٰۃ بھی ادا ہو جائے گی۔ اگر کوئی مُستحقِ زکوٰۃ مریض ہسپتال میں ایڈمٹ ہوتا ہے تو اِنتظامیہ اس کے Bed کا کرایہ، دواؤں کی رقم اور ڈاکٹر کی فیس وغیرہ زکوٰۃ کے فنڈ سے کاٹ لیتی ہے اور یوں زکوٰۃ کے لیے جمع کی گئی رقم ضائع ہو جاتی ہے، حالانکہ اگر یہ لوگ رقم اور دواؤں کو اس فقیرِ شرعی مریض کی ملک کرنے کے بعد اُس کی اجازت سے استعمال کرتے تو زکوٰۃ ادا ہو جاتی، لیکن ایسا نہیں کیا جاتا تو یوں جس نے یہ رقم جمع کروائی ہوتی ہے اس کی زکوٰۃ ادا ہی نہیں ہو رہی ہوتی، بلکہ اُلٹا گناہوں کا اَنبار لگ رہا ہوتا ہے اور انتظامیہ کے اراکین بے چارے یہ سمجھ رہے ہوتے ہیں کہ ہم قوم کی خدمت کررہے ہیں۔ یہ سب عُلَمائے کِرام سے راہ نمائی لیے بغیر قدم اُٹھانے کا نتیجہ ہے اور یہ خود کو Risk (خطرے) میں ڈالنے والی بات ہے۔ جو لوگ اس طرح کے کام

www.dawateislami.net

کررہے ہوتے ہیں بدقسمتی سے وہ عُلَمائے کِرام سے رابطہ بھی نہیں رکھتے، ان بے چاروں کو تو اتنی بھی سمجھ نہیں ہوتی کہ زکوٰۃ کب فرض ہوتی ہے؟ کیسے ادا کی جاتی ہے؟ اور اس کا استعمال کس طرح ہوتا ہے؟ لہٰذا انہیں چاہیے کہ قدم قدم پر عُلَمائے کِرام سے راہ نمائی لیتے ہوئے کام کریں اور یہ بات ذہن نشین کرلیں کہ یہ مَنصَب صرف عُلَما ہی کا ہے۔ اسلام اور شریعت کے مُعاملات میں اپنی عقل استعمال کرنے کے بجائے عُلَما کو ہی یہ مُعاملات حل کرنے دیئے جائیں۔ (ملفوظات امیر اہل سنت، 240/3)

سوال: کہتے ہیں: پیسے گِن کر رکھے جائیں ورنہ شیطان اٹھا کر لے جاتا ہے، کیا یہ بات صحیح ہے؟

جواب: پیسے ضرور گننے چاہئیں تاکہ زکوٰۃ وغیرہ کے حساب میں آسانی رہے۔ رہی بات شیطان سے بچانے کے لیے گِننا تو یہ کسی نے ایسے ہی مشہور کردیا ہے۔

(ملفوظات امیر اہل سنت، 514/2)

نوٹ: صفحہ نمبر 1 اور 6 کا پہلا سوال "المدینۃ العلمیہ" کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اہلِ سنّت دامت بَرَکاتُہُم العالیہ کا ہی عطا فرمودہ ہے۔

www.dawateislami.net

فرمانِ آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم

”اپنے مال کی زکوٰۃ نکال کہ وہ پاک کرنے والی ہے، تجھے پاک کر دے گی۔“

(مسند امام احمد، 4/274، حدیث:12397)

978-969-722-454-8
01082389

فیضانِ مدینہ محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی کراچی
+92 21 111 25 26 92 0313-1139278
www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net